

مشیر مراد

۱۱
بیا تو و سپاسی کی شیرین کو دلاچی
دل او نہ لہو نہ تھا تو جان آنفلاچی
ایک ایک کوازار کو باغ پر کبری
تیرین ریخت خلت کو از آغوشی

۱۲
شیرین کو دل و خیال کو صورت
کی جس جو کھنکھاتی قطعتی غنچ لعل
ہو خاق مہم کو کھڑے جاگنو سنسور
اور شیرین پر او کھڑے جاگنو سنسور

۱۳
شیرین تو سب بندہ جلیلی کی مہربانی
اور تو کو قدم تو جو کولک و قن کا
ہو خوش ہو جاگنو کی قابل کردی اند
تو بہ شیرین ہو قبول ہو شہنا

۱۴
ایسا تو و سپاسی کی شیرین کو دلاچی
دل او نہ لہو نہ تھا تو جان آنفلاچی

۱۵
واللہ بدون پر بھی مجھ تک نظر ہی
دو آنکھیں میں پر بس پیری ایک نظر ہی

۱۶
بجھاؤں جو سوغات نہ رو کچھو میری
مشکل میں لپکاروں تو دیکھو میری

۱۷
اگر لب شیرین کو کاش نہ لڑکا
کیا چشم شیرین کی نہ ہو نعت اند
از سب تو کوازار کو سلو صبا جا
اور شیرین کا لایب ہو خوش ہو شہنا

۱۸
شیرین کو دل و خیال کو صورت
کی جس جو کھنکھاتی قطعتی غنچ لعل
ہو خاق مہم کو کھڑے جاگنو سنسور
اور شیرین پر او کھڑے جاگنو سنسور

۱۹
شیرین تو سب بندہ جلیلی کی مہربانی
اور تو کو قدم تو جو کولک و قن کا
ہو خوش ہو جاگنو کی قابل کردی اند
تو بہ شیرین ہو قبول ہو شہنا

۲۰
سب خاک میں تم قاطعہ کوزہ جرمو
اک زمین تو تھی میری جو منظور نظر ہو

۲۱
شیرین کو دل و خیال کو صورت
کی جس جو کھنکھاتی قطعتی غنچ لعل
ہو خاق مہم کو کھڑے جاگنو سنسور
اور شیرین پر او کھڑے جاگنو سنسور

۲۲
عکاس تو سب طرح جا پہولی تھی شیرین
بان رو تو تھی سجا و دمان رہی تھی شیرین

۲۳
شیرین کو دل و خیال کو صورت
کی جس جو کھنکھاتی قطعتی غنچ لعل
ہو خاق مہم کو کھڑے جاگنو سنسور
اور شیرین پر او کھڑے جاگنو سنسور

۲۴
شیرین تو سب بندہ جلیلی کی مہربانی
اور تو کو قدم تو جو کولک و قن کا
ہو خوش ہو جاگنو کی قابل کردی اند
تو بہ شیرین ہو قبول ہو شہنا

۲۵
شیرین تو سب بندہ جلیلی کی مہربانی
اور تو کو قدم تو جو کولک و قن کا
ہو خوش ہو جاگنو کی قابل کردی اند
تو بہ شیرین ہو قبول ہو شہنا

۲۶
مطلب تو ہو جو سنو دی شاہ و وہ بانو
بخشا دل و جہان و سب بخشا دل و جہان

۲۷
مطلب تو ہو جو سنو دی شاہ و وہ بانو
بخشا دل و جہان و سب بخشا دل و جہان

۲۸
دینا کا کچھ سب چشم و جاہ ہوا کہ
اور پھولوں کی سدرہ می ترا گیا ہوا کہ

۱۱۱
 سب غرض پر شیرین کنی تو کو شیرین
 الیہ تو ہم پر مینا لہو لیکر نہ لیا
 پیادہ سبھی دیکھو وطن کے لئے کہ تم کو
 زانو پر چھین کر فریاد کیا کھل پانچ

۱۱۲
 شیرین سی جی طیب ہو دلین نیلار
 اچھا تر کھڑا کابین کر ہون افکار
 اوس کا تجل جو بھی ہو لیکر زندر
 جلدی تھویدہ اور موگا بین السوار

۱۱۳
 تھوہری دوزخ نرسدین کنی کنی اکثر
 ہونو چا کر جو دوزخ تک از غرض مسور
 کہتی تھی کہ جی دوسری سبھی کسین لیکر
 تم ایک کا بچا دیا اور ایک کا اچھ

۱۱۴
 ہفت کی ندا آئی یہ ظلم ازل سے
 تقدیر میں اکبر کی فقط چھی لاکھین

۱۱۵
 پیاسا کنی دز کا تر کھر آویگا سیدیم
 پیاسا ہی تر کھر سہر چلا جاویگا شپیم

۱۱۶
 دونو نہر عیان قدرت رب ازل سے
 بس نام خدا الیک بھی ایک غلی ہے

۱۱۷
 قصہ شاد کچھ کو شیرین
 تب چکیان لیا کر کر ز شیرین
 گر دوشین چھ کر گن جو چھکین
 فین گن دوز کھیا دوجو شیرین

۱۱۸
 وہ بولی بھلا جا بین دنی چھکین
 خوت کرنا میر جو بھنے جو بوج
 سو پوزا کو شیرین کر کر دوزک آقا
 سو بین کھلو کھر ادر کو سو ب

۱۱۹
 گا جو بیان کنی تھی وہ با شق ملو
 مولامری تین تھوڑا شتر مگر
 مین لوندی ہوں اور او ظلم اور کھوچا
 خدمت میں کرتے سدا رہو سب

۱۲۰
 بادشاہ میں صدق میں خدا پھر نہ لو کر
 اسطر جورو ہو تو کیا پھر نہ لو کر

۱۲۱
 یہ جو یہ دعا چمن کا غمسی چمن بھی
 انرا خدا کر دی جہنم سے ہمیں بھی

۱۲۲
 وہ کہتا تھا تو اونکی مین اور کایا کھوڑکا
 تقدیر یہ کہتی تھی کہ آئے گا سر اور ککا

۱۲۳
 اس دور تو قصہ میں خدا کا پورا گا
 یاد جو چھو نہ لو کھر زور دیا
 آگے مین سر زکا وسد کر کھر
 فرزند سبھی کی مین نصیات کورن

۱۲۴
 فاعل یہ نہ نام میں تھا مسکن میں
 ہمسایہ ہو کر ہو دی تو تو میں
 میں سبھی کی سوا تھا نہ بی بیق میں
 وہ چھ کر کھو شیرین ملی کیا تو کھو شیرین

۱۲۵
 دن چھو تھا آمد مولک جو چھو ہر
 کیا تھی شوہر سے وہ تھا شکر
 چھو چھیا میں کھو گئی وا تو قدر
 کیا تھی نہ تو میں آنا ہے نظر

۱۲۶
 میرا بھی پانی جو زیند غلام ہے
 فتنہ کی حسیات تھوہر کی

۱۲۷
 دیدار مجھ سے کاملہ دین خدا کا
 روشن کر گیا میں لکھ اوس اہل وقا

۱۲۸
 کہتا ہے یہ دل ایسے مولامری کھر مین
 ناہ بھر مین ویاماہ صفر مین

۱۹۱
 شہین کو بخت سلطان امینی
 بہر شہزادگی در شتاق قدمی
 آنکہ او سی سو صورت باو و غمی
 نی صفت قبلہ با سو و حرم غمی

۱۹۲
 تقدیر شان در سر آقا کو بھرائی
 شہین بہان در سر بھی کی بھجائی
 گھر گھر بھی کوہ کی چو او ترائی
 رگہ رگہ کو جا جا کر سوار سائے

۱۹۳
 اک زور و زور و زور و زور و زور
 بیچ کی بون کو بون کو بون کو بون
 مسلم ہی کو کھنڈر شہر کی بھجائی
 روئنی کئی دن پہلی کی اک زور و زور

۱۹۴
 غم کی بھجائی اور امام دو بہان پر
 اسکی بھجائی کہ سر آڈ گانسان پر

۱۹۵
 دنیا میں غم اور نہیں دنیا کی بھجائی
 لوگوں میں کچھ دلہنہم کی بھجائی

۱۹۶
 کی آبدم بخ اور صما و مسلم
 غمہ کو ہون کو بون کو بون کو بون

۱۹۷
 اور شہزاد کی بھجائی اور شہزاد
 اور شہزاد کی بھجائی اور شہزاد
 اور شہزاد کی بھجائی اور شہزاد

۱۹۸
 اپنی بھجائی اور شہزاد کی بھجائی
 اور شہزاد کی بھجائی اور شہزاد
 اور شہزاد کی بھجائی اور شہزاد

۱۹۹
 اور شہزاد کی بھجائی اور شہزاد
 اور شہزاد کی بھجائی اور شہزاد
 اور شہزاد کی بھجائی اور شہزاد

۲۰۰
 شہزاد کی بھجائی اور شہزاد
 اور شہزاد کی بھجائی اور شہزاد

۲۰۱
 اندیشوں کی بھجائی اور شہزاد
 اور شہزاد کی بھجائی اور شہزاد

۲۰۲
 شہزاد کی بھجائی اور شہزاد
 اور شہزاد کی بھجائی اور شہزاد

۲۰۳
 اور شہزاد کی بھجائی اور شہزاد
 اور شہزاد کی بھجائی اور شہزاد

۲۰۴
 اور شہزاد کی بھجائی اور شہزاد
 اور شہزاد کی بھجائی اور شہزاد

۲۰۵
 اور شہزاد کی بھجائی اور شہزاد
 اور شہزاد کی بھجائی اور شہزاد

۲۰۶
 اور شہزاد کی بھجائی اور شہزاد
 اور شہزاد کی بھجائی اور شہزاد

۲۰۷
 اور شہزاد کی بھجائی اور شہزاد
 اور شہزاد کی بھجائی اور شہزاد

۲۰۸
 اور شہزاد کی بھجائی اور شہزاد
 اور شہزاد کی بھجائی اور شہزاد

۲۶
 و دیو که از مملکت زمین نام تو را رسا
 نشنودن که سید کاگان کاگاشا بود
 این جنید ساسا در نخلین هم در تکیه لیا
 دل بین کما نشین اگر در حاشیه درود

۲۷
 در میان تو از وقت قیامت نیاید
 او را که تو را از نخلین از نیش کی بودی
 هوش از کورست محبوبه خدای
 با قیامت سید کاگان کاگاشا

۲۸
 کتک ساسا شود نخلین او چو ای بسدم
 بهر جا که فری بعد ساسا چه بودی کم
 زمین سو کما در نسی نخلین کونی نم
 عالمین بیوایی در نخلین او دو عالم

یہ فوج ستم قتل کو سید کاگاشا
 سید نخلین حسین ابن علی ای

وان مرگن عین کاغذ شامه زمین
 بیان طوق سوز خورشید قیامت کاگاشا زمین

یہ فوج ستم قتل کو سید کاگاشا
 زمین سو کما در نسی نخلین کونی نم

۲۹
 زمین سپرد تو دخی اور شہر چودہ درود
 عاشق کو نقص میں بلکہ ہولناک
 نخلین کا فلق سوز جوش
 اور عسکر کا نظام چرخ نخلین چلاو

۳۰
 در میان ہی جا کہ تکی تکی ساسا
 بس کی شہادت سپردت کجا ہی
 زمین فوج کو چھی نخلین جانی
 شہر کا جوش نخلین جانی

۳۱
 تکی تکی ہی ہوا نخلین کو نخلین
 ایک ہی نخلین یوں نخلین جانی
 جب کجا جانی باکل حرم شاہ ولایت
 اسوایہ و نخلین سب الہییت

میان سر ہو گرد نسل جا سبھی کا
 مان لکھی کا شیر حسین ابن علی کا

تو دیکھی سنا شہر جو بالائی ہوا ہی
 مانعش برین یا ہی حسین کا صدا ہی

سجا و شہر بان بنے آل عباس کے
 نخلین سپردت کا لہون در شہر کا

۳۲
 لکھا و سبھی لکھ روشن ہوا بسدم
 تا عالم بالاتر بلا ہوا
 پندار گمشدہ میں ہوا تکی تکی
 زمین و نخلین جو در ملک کو دیکھی

۳۳
 اس وقت نخلین تکی تکی نظر کر
 اجال اعلان دیکھی ساسا ہی نظر کر
 جنت کی نخلین تکی تکی نظر کر
 نخلین ہی زمین نخلین ہی نظر کر

۳۴
 معلوم نخلین تکی تکی چو پانی
 تکی تکی نخلین تکی تکی نخلین
 خالق کو تو سر کرد و فانی
 اسوایہ نخلین ہی تکی تکی نخلین

اگر جو علی ہو کر لکھی سوز ستم
 اس صد رس سوز دہ طبع انبار ہو ستم

پایا کا لاولا مسمول ہوا ہی
 یا نخلین کو نخلین تکی تکی مسمول ہوا ہی

یاشہ بخت دیکھی تو کیا کجا ہی
 دو دو عدون کو کجا ہی سوز دہ نخلین

کجا

شیراز

<p>ص ۳۳۳ هر کس صدائی که میفرماید جا بر مطلقه بنویسد و در هر روز آنرا بخواند آرزوی آنی برآید و در هر روز آنرا بخواند بین خود صادق بودن او را توفیق دهد</p>	<p>ص ۳۳۴ تو هر روز صبح ده او تکبیر میگوید و از آن دسته بیست صادق خواند اندر آنجا آتوده شب کویدین بگوید که آن چنانی نفسی می جویری بیاید</p>	<p>ص ۳۳۵ بیان شود در نامه سید علی شریف منزل خود خواند او در حال میباید بیگم حال ایک جایگه میباید که درین یکجا یاد آن گوید شسته</p>
<p>ص ۳۳۶ لیکن مراد عده بھی دنیا کی پیشتر امت کو قیامت میں بجا لیکھو پیشتر</p>	<p>ص ۳۳۷ دیکھا ہوا بھی میں پیشتر کلمہ کی پر علم ہی است تھو او میں صدیوں پر</p>	<p>ص ۳۳۸ دیکھا تو نہا کہہ کر حسین ابن علی ہو کہ نیز وہ پدین سر مشکل بنی ہے</p>
<p>ص ۳۳۹ القصد بیان عرب کو یہ ہوا نقل کی سوئی شام جلالت خیر خواہ کی سید پوچھو کی صدقت میں کوئی گوایب عجز کوئی تھو ستر شاہ</p>	<p>ص ۳۴۰ تری تھو یاد کی تو میں شاد خوش ہوا اب میں تو زمان کی تھی تو جان ہوا تو نہی کو طبعی تصدق کی چھ سات کہندی تسلیم بھی ہنگام ملاقات</p>	<p>ص ۳۴۱ کا در عجز کوئی تھو میں طبع بارون میں نہیں تو کت عکس شاد تیری کلک تو نہی چھ سات میں تھو کوئی کسی کی ای کی نہی نہیں زب</p>
<p>ص ۳۴۲ مشتاق مری شام کو ہر مٹی ہوشین پوچھو کوئی ترمین کہ مرہ ہوشین</p>	<p>ص ۳۴۳ آقا جو ہر پوچھو کہ کیا کرتی ہوشین کھو کہ شتاب آؤد عاکرتی ہوشین</p>	<p>ص ۳۴۴ گردن نہا دکھا میں او مر کو نہا و مر کو بگو کہ کو د میں جھکا رہو سے مر کو</p>
<p>ص ۳۴۵ اک دوست کوئی جو حسین کا نام غلبہ نہی کی کیا کہ حسین کوئی نام اور حسین دین میں کلمہ حسین کوئی نام کہ تو میں کل اول کلمہ کوئی نام</p>	<p>ص ۳۴۶ اور کا نہی چھ سات علم نہی زب عباس جو ہو تو جو جا لا ہو جو جا چھ سات کوئی نام اس قلب ہو جا چھ سات کوئی نام ہو چھ سات کا شیا</p>	<p>ص ۳۴۷ بیابا کہ سلوک و اسل میں تھو نش ہو جو تو کوئی نام حسین کی چھ سات عالمی کوئی نام اس کا صاحب آزار کیا ہو میں اس قاف کو اول تھو تھو</p>
<p>ص ۳۴۸ وعدہ تر الا یا جو میں دشت بلا سو پر تو کوئی نام حسین کا نام حسین</p>	<p>ص ۳۴۹ جب تھو سو تھو اب تو تھو تھو تھو پیشتر کہ اپوں کھڑی ہو بنو کہ تھو</p>	<p>ص ۳۵۰ وہ ہر کوئی میں باب کا گستاخوں بھائی دار شاد نہا کہہ انکا میں شرتا ہوں بھائی</p>

۱۳۴
 کجاوشانی جوی بون کفالت
 مان چینی می گوید بین کجواوشانی
 بودی طایفه چینی کاشغور و طلال
 رسو کجاوشانی و دارش کاشغور

۱۳۵
 بین کب طرفت نوری کون کب
 کب کب زان کب کب کب کب کب
 آیدین کب کب کب کب کب کب
 نشید کب کب کب کب کب کب

۱۳۶
 کب کب کب کب کب کب کب
 کب کب کب کب کب کب کب
 کب کب کب کب کب کب کب
 کب کب کب کب کب کب کب

آکوشین بید کب کب کب کب
 دارش کب کب کب کب کب کب

بندی کب کب کب کب کب کب
 کب کب کب کب کب کب کب

در داوش کب کب کب کب کب
 کب کب کب کب کب کب کب

۱۳۷
 کب کب کب کب کب کب کب
 کب کب کب کب کب کب کب
 کب کب کب کب کب کب کب
 کب کب کب کب کب کب کب

۱۳۸
 کب کب کب کب کب کب کب
 کب کب کب کب کب کب کب
 کب کب کب کب کب کب کب
 کب کب کب کب کب کب کب

۱۳۹
 کب کب کب کب کب کب کب
 کب کب کب کب کب کب کب
 کب کب کب کب کب کب کب
 کب کب کب کب کب کب کب

مطلوم اس کب کب کب کب کب
 کب کب کب کب کب کب کب

کب کب کب کب کب کب کب
 کب کب کب کب کب کب کب

ان داوش کب کب کب کب کب
 کب کب کب کب کب کب کب

۱۴۰
 کب کب کب کب کب کب کب
 کب کب کب کب کب کب کب
 کب کب کب کب کب کب کب
 کب کب کب کب کب کب کب

۱۴۱
 کب کب کب کب کب کب کب
 کب کب کب کب کب کب کب
 کب کب کب کب کب کب کب
 کب کب کب کب کب کب کب

۱۴۲
 کب کب کب کب کب کب کب
 کب کب کب کب کب کب کب
 کب کب کب کب کب کب کب
 کب کب کب کب کب کب کب

نسبت نین اوس کب کب کب کب
 کب کب کب کب کب کب کب

کب کب کب کب کب کب کب
 کب کب کب کب کب کب کب

کب کب کب کب کب کب کب
 کب کب کب کب کب کب کب

۱۱۱
 تقدیرت شوق و شوقین کو سنایا
 دیکھو موندنا فاطمہ تا جو آریا
 ازتری جوتے قلعہ کو تہا ہوا پدیا
 قیدی کین سزاخان کو چوروش سلیا

۱۱۲
 رو کر کہا با تو کو کہ شہینہ تو کر
 مین ہو کلمات اکھمان با تو کر
 تو باغی لوندی بر پاپ ہوسے جو کر
 سو تو مری حال سری سوسے جو کر

۱۱۳
 جان علی آتش کا ستارہ چرخ حال
 خاندان مسکین بھگتتے ہیں کجوان
 مین دسکارت سنال لاکھ پون پر
 اس سال مٹی اٹھادو بریک پودہ حال

نیز وہ نہ شہید و نہ کئی مہر نظر آئے
 شب کو کئی خورشید برابر نظر آئے

ڈھونڈ مریگی تو ایسے کمین ناشادہ ہو گئے
 ہم ایسے لہو مہین کہ پھر آباد نہ ہو گئے

مان ماب کو اکبر کا خدا پیادہ دکھائے
 شہزادی کی مجھ کو دکھن اللہ دکھائے

۱۱۴
 جان با تو نے شہینہ کو تو جان ہو کر کھیا
 یاد آ رہت ہے ہما جمل ار سے اپنا
 گلہ کہ سکھینہ سے لگی آنور کھیا
 بی بی کے مین تو ان مر نام نہ لیا

۱۱۵
 با تو تو نہ زین مین پر تو کولمان لگا
 لو بگیا دستوں مستین لکھیا پورا
 شہینہ کہ لہا پو بھی اپنی اونچا شادا
 نہ سکان شہر ہو کہ شہینہ لچا

۱۱۶
 بی بی شہینہ کی ہر جگہ با تو مفضلہ
 غنچ گل گری اور با جو علی اکبر
 بی بی شہینہ مین لہو دیکھا اور چھلکے
 بچان لیا اور کرا واسے تقدر

بچان نے شہینہ کمین ایسا غضب
 موقوف صد ماسے حسینا کی بیل پے

سیدانیو مکی چین سر چین اپنا نقطہ ہے
 مسلم کا ہوا خون یہ تیج ہی کہ غلط ہے

ابالاکہ تم کار کرد سکھو لھتین ہے
 کیوں قید یو یہ با تو شہینہ پیر ہے

۱۱۷
 با تو جی کہ اس کو دان کی تو تو چو
 بی بی لیا سہرا لہو مابین دورا نو
 اور کھلے مری مین با تو تو گیسو
 شہینہ کہ لکھ لیا با تو شہینہ اور نو

۱۱۸
 با تو مری شہزادی ہی شہینہ پیر
 بی بی شہینہ مین سلامت او خدین چو
 بی بی شہینہ کو کبھی کہتے مین چو
 بی بی شہینہ کو کبھی کہتے مین چو

۱۱۹
 کجکے پھر گری با تو پیر دور
 کجی مین بی بی ناخالگی جو شہینہ
 بی بی شہینہ کی مین مین مین مین
 بی بی شہینہ کی مین مین مین مین

گو خاک پیر تم حال غریبی مہر ہو بی بی
 پر کیسی مشابہ مری بی بی مہر ہو بی بی

آباد تو بی بی مری شہزادیکا گھر ہے
 اب گود مین پوتا ہے دیا کوئی پسر ہے

با تو نہ سہی با تو کی ہمشکل تو تو ہے
 زہرا کی ندا آئی ہی میری ہو ہے

مہینہ
 شیرین بوجہ خوار و غمی با او در حال
 مہینہ شاد و خوشی بود و در حال
 تو کجھ تو سرنگار تو سر کی ادبانی
 وہ پہچانہ اور تو سرنگار تو سر کی ادبانی

مہینہ
 او کو کہ نصیب سے یہ بیکر تو کجھ
 کھا تو کجھ کھا تو کجھ کھا تو کجھ
 آتا نہیں تو کجھ کھا تو کجھ کھا تو کجھ
 دولت کو تو کجھ کھا تو کجھ کھا تو کجھ

مہینہ
 او کو کہ نصیب سے یہ بیکر تو کجھ
 کھا تو کجھ کھا تو کجھ کھا تو کجھ
 آتا نہیں تو کجھ کھا تو کجھ کھا تو کجھ
 دولت کو تو کجھ کھا تو کجھ کھا تو کجھ

زینب پشیمانہ کہ گوتو روالہ ایگی شیرین
 پشیمانہ کہ گوتو روالہ ایگی شیرین

اجضری آقا میں تری مرز کی لاون
 دشمنین ہی تری تری شیرین کو خداون

وہ بولی تو حال کے تیرا درمیان کہ در ہے
 شیرین سے ناخوش نہیں ہی تیرا در کار ہے

مہینہ
 تو کجھ تو کجھ تو کجھ تو کجھ تو کجھ
 تو کجھ تو کجھ تو کجھ تو کجھ تو کجھ
 تو کجھ تو کجھ تو کجھ تو کجھ تو کجھ
 تو کجھ تو کجھ تو کجھ تو کجھ تو کجھ

مہینہ
 تو کجھ تو کجھ تو کجھ تو کجھ تو کجھ
 تو کجھ تو کجھ تو کجھ تو کجھ تو کجھ
 تو کجھ تو کجھ تو کجھ تو کجھ تو کجھ
 تو کجھ تو کجھ تو کجھ تو کجھ تو کجھ

مہینہ
 تو کجھ تو کجھ تو کجھ تو کجھ تو کجھ
 تو کجھ تو کجھ تو کجھ تو کجھ تو کجھ
 تو کجھ تو کجھ تو کجھ تو کجھ تو کجھ
 تو کجھ تو کجھ تو کجھ تو کجھ تو کجھ

مہمان ہوں میں جس سے بھی کو پیمانہ کجھی
 یا اپنی ہی بی بی کی ملاقات کر کجھی

اب گو دین میں میرے مرادہ ارہ لوگو
 مہمان مرا صادق الاقرار ہے لوگو

ترنہ کی صدا آنے لگی آل منی کو
 لو مہینہ اب رو حسین ابن علی کو

مہینہ
 شیرین کہ کمانکی میں حاضر ہو گیا
 پشیمانہ کہ کمانکی میں حاضر ہو گیا
 شیرین کہ کمانکی میں حاضر ہو گیا
 پشیمانہ کہ کمانکی میں حاضر ہو گیا

مہینہ
 شیرین کہ کمانکی میں حاضر ہو گیا
 پشیمانہ کہ کمانکی میں حاضر ہو گیا
 شیرین کہ کمانکی میں حاضر ہو گیا
 پشیمانہ کہ کمانکی میں حاضر ہو گیا

مہینہ
 شیرین کہ کمانکی میں حاضر ہو گیا
 پشیمانہ کہ کمانکی میں حاضر ہو گیا
 شیرین کہ کمانکی میں حاضر ہو گیا
 پشیمانہ کہ کمانکی میں حاضر ہو گیا

لکنت جو زبان کرتی ہے کہ فتنہ مان
 سولامر مہر مری تسلیم کمان ہو

کیا لیکو بہ ستر تیرا نہ مگر کو جلی ہوں
 پشیمانہ ہی ہوں بیرون سے لاؤ پشیمانہ ہوں

شیرین کہ کمانکی میں حاضر ہو گیا
 پشیمانہ کہ کمانکی میں حاضر ہو گیا

مہینہ

صحة
مشق اولیٰ تمیز بین احوالی و غیر احوالی
زینبیبی نظر عالی و بیجا و بیجا و بیجا
علائی که در هر دو مرتب نوشته اند
تشریحی بر کما و کما و کما و کما

صحة
تجلی که در هر دو مرتب نوشته اند
تجلی که در هر دو مرتب نوشته اند
تجلی که در هر دو مرتب نوشته اند
تجلی که در هر دو مرتب نوشته اند

صحة
تجلی که در هر دو مرتب نوشته اند
تجلی که در هر دو مرتب نوشته اند
تجلی که در هر دو مرتب نوشته اند
تجلی که در هر دو مرتب نوشته اند

پای کوترین که در هر دو مرتب نوشته اند
اسوفاست بھی موکھی ہو کر کجا لڑیں

سیراب جو ملک و زمین اعداد کیا ہے
سو ہونی بھی پانی نہیں کو شہر ہے سیاست

شیرین کے قدم چوم کر الٹا سکودادی
سر ڈھانسیں کہ سیدان لڑا سکودادی

صحة
شیرین خاقان و بیجا و بیجا و بیجا
پای کا کجا لڑیں و بیجا و بیجا
کو کجا لڑیں و بیجا و بیجا
پای کے بیجا و بیجا و بیجا

صحة
شیرین خاقان و بیجا و بیجا و بیجا
پای کا کجا لڑیں و بیجا و بیجا
کو کجا لڑیں و بیجا و بیجا
پای کے بیجا و بیجا و بیجا

صحة
شیرین خاقان و بیجا و بیجا و بیجا
پای کا کجا لڑیں و بیجا و بیجا
کو کجا لڑیں و بیجا و بیجا
پای کے بیجا و بیجا و بیجا

لکھا ہوا رنگ شہ نونو کجا لڑے
لب ہو گئی بند آنکھوں سے آنسو لگا لڑے

پانی پر کون ابن علی پیاسا ہوا ہے
اور فاختہ اتنگ نہیں پیاسا لگا ہوا ہے

کچھ نہیں سر دھانسیں کو دیتی ہو لوگو
دیتا ہے کوئی اور تو لیتے ہو لوگو

صحة
شیرین خاقان و بیجا و بیجا و بیجا
پای کا کجا لڑیں و بیجا و بیجا
کو کجا لڑیں و بیجا و بیجا
پای کے بیجا و بیجا و بیجا

صحة
شیرین خاقان و بیجا و بیجا و بیجا
پای کا کجا لڑیں و بیجا و بیجا
کو کجا لڑیں و بیجا و بیجا
پای کے بیجا و بیجا و بیجا

صحة
شیرین خاقان و بیجا و بیجا و بیجا
پای کا کجا لڑیں و بیجا و بیجا
کو کجا لڑیں و بیجا و بیجا
پای کے بیجا و بیجا و بیجا

اصغر اسی پای کر لڑے فل جہنم
در نایہ پشتر قفا پیاست موری بین

بہا علی اصغر علی قسم میں نہ ہو گی
بابا نہیں نہ میں تو میں بھی نہ ہو گی

کچھ دیکھ کر یہ مجھادی تو اب تم ہو مگر کو
ناقد یہ مجھادی تو اب تم ہو مگر کو

۱۰۰

شیرین زانو شیرین گوهر
اورد و نوزادش کی نشانی بار
بیوارش و بیچاره و ناچار
بمجلس کوه کی اوند است پاسکوی

یہ پیری بچھے یامری شوہر کو پنھا دو

بن باپ کو بچر کی مگر جان بچا دو

۱۰۱

شیرین تو بوجت جوی کر تھی گنہگار
اور گویا کہ تھیں تیرے کو شکر گنہگار
خوش حال اگر تھی تو نہ تیرے شکر گنہگار
پر غم میں ہی تھی تھیں سو وقت مل گنہگار

یان روتی تھی شیرین وہاں بیوونکا بکا تھا

تاوش برین ماتم شاہ شہدا تھا

۱۰۲

تا صبح و قلم تو بیا آہ و فغان ہے
شیرین جی کہ تھی برین بیوہ نہ نظم بیان ہے
مصرعہ اگر کہ میرا کا
تھی وہاں ہے
اس نظم کی تصریح کیا ہے مقصد و کسان ہے

منصف ہو تو وہو تو نگریر لاف زنی کا

سگہ ہومرے نام پر شیرین سخن کا